مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ سید ابو محمد جمال الدین صاحب ڈاکٹر کہوری ضلع ساگر جزاہ اللہ خیرا

کچھ عرصہ سے مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنتہ اور اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مین بعض امور (جو متعلق بہ مذہب ہین) کی نسبت بذریعہ اخبار مشیر اور رسالہ اشاعۃ السنتہ تحریرات ہو رہی ہین چونکہ یہہ دونو حضرات میرے عنایت فرما و مہذب ہین اسواسطے کیا عجب ہے کہ میری محاکمہ کو قبول فرماکر حق بات کو قبول کرین اور اس گفتگو کو ختم کرین اور مین محاکمہ کرنے کا دو وجہ سے استحقاق رکھتا ہون اوّل تو میرے دونون حضرات عنایت فرما ہین ۔ دوم میرے نزدیک حنفیہ و اہل حدیث دونون اہل سنت جماعت ہین (جیساکہ اون کا دعوی ہے) بشرطیکہ اپنے اصول پر قائم ہون کیونکہ دونو کے اصول پر قرآن حدیث مقدم ہے ۔ جو شخص کتاب و سنت کو چھوڑے وہی خطا پر ہے زید و عمر کے خطا سے اصول مذہب پر اعتراض نہین ہو سکتا اور یہی میرا مذہب ہے اسی اصول پر انشاء اللہ تعالی محاکمہ کیا جاویگا اور یہی امر مجھکو حکم بنانیکا زیادہ مستحق بناتا ہے ۔

مگر قبل اسکے کہ خاص امور متنازعہ فیہ مین کلام کیا جاوے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن امور مین نظر کیجاوے جنکے دیکھنے سے تمام تحریرات پر آسانی سے رائے دیجاسکے ۔ وہ امور یہہ ہین ۔ اس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے ۔ اتفاق بین المسلمین کون چاہتا ہے ۔ دایرہ تہذیب سے کسنے قدم باہر رکھا ۔ مدلل تقریر کسکی ہے ٭

اس بحث میں ابتدا کسکی جانب سے ہے

ہمنے سب سے پہلی اخبار مشیر قیصر مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۸۷ء میں اڈیٹر صاحب کی جانب سے اسکی ابتدا دیکھی۔ مولوی صاحب اور اونکے ہم مذہبونکو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے (انکا تشدد غیر مقلدون مین حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے یہہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رح کو بنہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین ۰

اتفاق بین المسلمین کسکی تقریر کا نتیجہ ہے

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر کے دعاوی یہ ہین۔ اہل حدیث وہابی لامذہب فرقہ جدید ہین۔ اماموں کی توہین کرنے والے ہین مسجدون مین شر و فساد کرنیکو بحیلہ نماز آتے ہین۔ انکو مسجدون مین آنے دینا نچاہیئے۔ حکام کو ان پر شک ہے چنانچہ مشیر قیصر نمبر ۲ مین ہمنے مولوی محمد حسین صاحب کے یہہ دعاوی ہین کہ اہل حدیث سنت جماعت ہین مسجدون مین سب ملکے نماز ادا کرین۔ یہہ لوگ اماموں کی توہین کرنیوالے وہابی ولامذہب و فرقہ جدید نہین ہین۔ حنفیہ و اہل حدیث دونو اہل سنت جماعت ہین انکا ایک مسجد مین ایک ساتھ نماز پڑہنا درست ہے۔ بعض اون فروعی مسایل مین (جنمین ایمہ اربعہ کا اختلاف تھا) اختلاف ہی اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے دعاوی پر کوئی دلیل نہین لکہی جس سے اونکو صحیح تصور کیا جاوے یا اوس دلیل پر غور کیا جاوے۔ معہذا اگر دعوے اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا صحیح ثابت ہو اور یہہ خیالات تمام جہان مین (اونکے مشہور اخبار کے ذریعہ سے مشتہر ہوکر) صحیح مانی جاوین تو نتیجہ اسکا تمام اہل اسلام کے حق مین بنہایت مضر ہوگا کیونکہ اہل حدیث اور حنفیہ کا تعلق ایسا ہے کہ ان خیالات کے سبب سے ایک روز مسلمانوں کا گزارا نہین ہوسکتا کیونکہ ایک بہائی اگر حنفی ہے تو دوسرا اہل حدیث اور اگر

باپ حنفی ہے تو بیٹا اہل حدیث - پس جب یہہ لوگ ایک دوسری کی درپی اپذا و آبرو ریزی و دشمنی ہونگے تو اس نااتفاقی سے ترقی اسلام تو در کنار اسلام کا کام تمام ہو جاویگا اور اگر حکام بھی آپ کی رائے صحیح مان کر حسب ایما آپ کے اہل حدیث سے ضمانتین لینا شروع کرین تو فرمائیے پھر اسلام پر بُرا اثر نہ پڑیگا ہمکو اوڈیٹر صاحب کی ایسے دعاوی مشتہر کرنے پر کمال افسوس ہوتا ہے کہ کیسے اوڈیٹر ہین جو اپنے فرض منصبی از اتفاق و صلح بین الناس کو چھوڑکر محض غصہ اور مخالف کے ضد مین اولٹی ایسے مضامین لکھتی ہین جن سے سوا نااتفاقی اور شر و فساد پیدا ہو حکام اہل اسلام سے بدظن ہون اور خاصکر اپنے ہی مذہب اسلام کے بیخ کنی ہو یہہ کاروائی کوئی بلفارمر اوڈیٹر خواہ کسی مذہب کا ہو پسند نہین کریگا - ہم امید کرتے ہین کہ آیندہ سے ہمارے معزز اوڈیٹر صاحب اپنے منصب ریفارمر کو کام فرما کر ایسے مضامین (اپنے ہون یا دوسرون کے) سے اپنے ملکی اخبار کو پاک رکھین -

مولوی محمد حسین صاحب کے دعاوی کے حق ہونے پر اتفاق بین المسلمین و سد باب شر و فساد منحصر ہے پس قطع نظر اونکی دلایل سے جو آپنے دعاوی پر وقتاً فوقتاً بذریعہ خطوط مطبوعہ مشیر قیصر و مضامین مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنۃ اونہون نے پیش کئے ہین (صرف بنظر امن و اصلاح بین المسلمین و سد باب فتنہ و شر اونکو ضرور حق و درست کہنا چاہیئے - علاوہ ازین سب سے بڑھ کر مولوی صاحب کی دعاوی حق ہونیکا ثبوت علماء نامی فریقین نے روبرو جناب جی جی ینگ صاحب بہادر کمشنر دہلی کے دیا ہے - یعنے ایکدوسر کے پیچھے نماز جایز ہونے اور آپسمین دونو فریق کا اتفاق رکھنے کا فتوے معہ مہر و دستخط لکھکر اس شر کو دور کیا اب کون ذیشان اور فہیم منصف مزاج ہے جو ہردو فریق کے علماء کو نامعتبر تصور کرکے فتنہ و شر کی

تحریر کو درست جانیگا۔ پس اس صورت مین مولوی صاحب کی دعاوی کو بلا اتفاق ماننا پڑیگا ؎

فایدہ تہذیب سے کسقدر قدم باہر رکھا

ہر زمانہ کے عقلا و مہذبین کے نزدیک گفتگو مین تہذیب کو ہاتھ سے دینا نہایت نازیبا خیال کیا جاتا ہے غیر مہذب اگرچہ بات ٹہکانے کی کہتا ہو لوگ اوسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ عقیدتمند دوست احباب مہذبین (خواہ کسی مذہب کے ہون) کے دلون سے اور اہل نظر کی نظرونسے ایسا اعتبار گر جاتا ہے۔ سخت گوئی اور ترش روئی سے کبہی کوئی کسی مخالف پر ظفریاب نہین ہوسکتا بلکہ بے تہذیبی خود دلیل مغلوبی کی ہوجاتی ہے۔ بخلاف اسکے نرم کلام تہذیب شناس کی گفتگو ہر شخص پسند کرتا ہے مہذب تقریر حق پرستی و راستگوئی کی دلیل ہے اسی خیال مینے بہی ان دونون احباب کی تحریرات مین اس امر کو ٹٹولا۔ تو اکثر پہلے اخبار مشیر قیصر (جو اس تقریر کے متعلق ہین جیسے نمبر ۴۴ و ۴۵ و ۴۷ جلد ۶ نمبر ۱ و ۳ جلد ۷ وغیرہ) نے ہمکو نہایت افسوس و رنج دلایا۔ ہم سچ کہتے ہین کہ ایسے سخت و درشت غصہ سے بہرے ہوئے خلاف تہذیب تقریر بالکل کبہی اوڈیٹر صاحب سے کسی دوسرے کے مقابلہ مین ہمنے نہین دیکہے جیسے کہ خاص اس گفتگو مین البتہ سرزد ہو اوڈیٹر صاحب نے مولوی صاحب کی نسبت الفاظ۔ جاہل۔ متعصب۔ کافر۔ خوشامدی۔ دنیا طلب فرمائے اور بطور تکیہ کلام لامذہب ہالی ارقام کئے۔ اہل حدیث کے مذہب و اکابر اہل حدیث مثل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب و نواب صاحب بہوپال کو نہایت سخت و سست اپنی زبان قلم سے فرمایا مشیر قیصر نمبر ۴۷ جلد ۶ مین نواب صاحب بہوپال کو ایسے سخت و درشت الفاظ سے یاد کیا کہ اونکی نقل سے ہمکو تہذیب مانع ہے۔ ہمکو اوڈیٹر صاحب پر نہایت افسوس ہے کہ وہ باوجود لائق و مہذب ہونیکے

ایسے معیوب امر کے کیون مرتکب ہو گئے اس سے صدہا اونکی ناظرین اخبار کے نظرون سے اونکا اخبار و اعتبار گر جاوے گا۔ کیا اونکے ناظرین اخبار سے کوئی بہی مہذب و صاحب انصاف نہوگا جسکی دلپر برا اثر پیدا نہوا ہوگا کیا کبہی اکابر کو گالی دینا کوئی مہذب پسند کریگا ؟ اگر اڈیٹر صاحب کی نزدیک یہہ الفاظ خلاف تہذیب نہین ہین تو اگر اونکے اور اونکے مذہب کا برا امیہ کی نسبت یہی الفاظ کوئی جاہل نکالے تو اڈیٹر صاحب اوسکو جائز رکہینگے ؟ خفا تو نہونگے ؟ پس جو اپنے واسطے معیوب سمجھتے ہین وہ دوسرے کے حق مین کیون کہتے ہین۔ اشاعۃ السنۃ مین آپکے یا کسی آپکے امام و مذہب کے نسبت ہمنے کوئی کلمہ خلاف تہذیب مولوی صاحب کی جانب سے نہین دیکہا۔ اور اگر بفرض محال ہوتا ہے۔ تو بھی آپکو اونسی بہتر کلمات اپنی موںہہ سے نکالنا چاہیئے تہے۔ کیونکہ **قرآن شریف** مین ادفع بالتی ہی احسن الخ وارد ہے جسکو آپنے اپنی اخبار نمبر ۴۷ جلد ۶ مین لکہکر اہل مناظرہ کو نصیحت فرمائی ہے۔ مگر یہان دیگران را نصیحت الخ کی مثل صادق آئی البتہ ہم مولوی صاحب کی تہذیب و بردباری و دینداری کے قائل ہین کہ ماشاء اللہ آپنے اس آیت پر پورا پورا عمل فرمایا اور اڈیٹر صاحب کے جواب مین صرف اسقدر فرمایا ” طعن و تشنیع اونکے جواب مین تو ہم اور کچھ نہین کہتے صرف اسی شعر کو پیشکش کرتے ہین ؏

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؏ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

اسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اڈیٹر صاحب منیر قیصر کو دوست لکہ چکے ہین پس بحکم ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست ؏ جو کچھ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکہون پر ہے “ پس ایسے صابر و دیندار حلیق شخص کے مقابلہ مین ایسی سخت کلامی نہایت نازیبا ہے ؏

مدلل تقریر کسکی ہے

مدلل کلام ہر ایک کو ماننا پڑتا ہے برضا یا بجبر بیدلیل ہرگز قابل قبول نہین ہے خواہ قایل

اوسکا کیسا ہی زبردست پایہ کا ہو ہمنے جو اس بحث مین دیکہا تو مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے کسے دعوے کو بلا دلیل ہنین چہوڑا عقلی دعوے کو عقلی دلایل سے اور نقلی کو کتب معتبرہ کی عبارات کی نقل کرنیسے مدلل کیا ؛

اگر اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کی کلام مین ہمنے ہر چند دلیل کو ڈہونڈا مگر پتہ نہ ملا - شاید اڈیٹر صاحب یہہ عذر فرماوینگے کہ ہم عالم مناظر نہین ہین ہم اڈیٹر ہین ملکی امور پر رائے دینا ہمارا کام ہے ہمنے اپنے فہم کے موافق رائے دیدی عقلی و نقلی دلایل سے عالم لوگونکو سروکار رہیگا تو باوب یہہ عرض کیا جاویگا کہ اسصورت مین دخل در معقولات کی آپکو ضرورت ہی کیا تہی اور مسائل کی بحث مین مداخلت کب جایز تہے باایہمہ آپنے دخل دیا اور یہہ غضب کیا کہ محض خیالی اور غلط باتونکو صحیح مانکر اوسپر رائے زنی فرمائے تو اب کہئے کہ وہ حق اور مدلل تقریر کے روبرو کیا وقعت حاصل کریگی - ہمنے تعصب و رعایت کو طاق مین رکھکر اس تمام مناظرہ پر نظر کی تو مجبوراً ہمکو یہہ ہی رائے دینی پڑی - جو حضرات ہماری اس فیصلہ کو یکطرفہ خیال کرین وہ انصاف سے تمام تحریرات کا ملاحظہ کرین یا ہماری محاکمہ (جو مفصل ہر ایک امر متنازعہ فیہ پر آیندہ کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی) کو پڑہین تو ضرور انکو یہی کہنا پڑیگا جو ہمنے لکہا ہے ؛

اگر اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر ہماری اس فیصلہ پر ناراض ہون تو ہماری غلطے پر ہمکو مطلع کرین ہم تسلیم کر لینگے - لیکن یہہ عرض ہے کہ ہمکو اون کلمات اور الفاظ سے معاف رکہین جو مولوی صاحب یا نواب صاحب بہوپال کے شان مین استعمال کئے تہے اور نہ اکابر دین یا کسی مذہب کی توہین کرین -

امر اول متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کو وہابی - لا مذہب غیر مقلد فرماتے ہین اور مولوی صاحب ان القاب سے انکار کرتے ہین اور انکو اپنی حق مین

گالی سے کم خیال نہین فرماتے۔ ا ڈیٹر صاحب نے اپنے اس دعوی پر حسب عادت کوئی
دلیل پیش نہین فرمائی۔ ان اپنے اخبار نمبر ۲ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء مین یہہ ضرور
ارقام فرمایا ہے آپکے فرقہ کے یہہ نام یعنی وہابی لامذہب تو تمام عالم (شاید عالم سے مراد
مقلدین ہونگی ورنہ واقع کے خلاف ہوگا) مین مشہور ہین ہماری رائے مین اڈیٹر صاحب کی
یہہ تحریر خلاف تہذیب اور سینہ زوری پر دلالت کرتی ہے۔ اگر مخالفین کسی فرقہ کو برے لقب سے
شہرت دین تو کیا فی الحقیقت مہذبین کے نزدیک بھی وہ اسی برے لقب سے پکارے جاینگے
اور اونکے انکار پر کچھ خیال نہوگا بلکہ مہذبین و منصفین ہر ملت و مذہب کے اوسی لقب سے
خطاب کرتے ہین جس لقب کو ہر فرقہ اپنے واسطے تجویز کرلے۔ اگر یہہ نہو تو ہر فرقہ بری ہی لقب کا
مستحق ہو جائے گا کیونکہ ہر فرقے نے اپنے مخالف فرقہ کا برا نام تجویز کر رکھا ہے۔ شیعہ نے اہل
سنت جماعت کو دشمن اہل بیت مشہور کیا ہے اور اہلسنت جماعت نے اونکو رافضی اسیطرح
ہنود کو اہل اسلام نے مشرک و کافر مشہور کیا ہے اور اونہون نے اہل اسلام کو ملیچھ و مسلا
وغیرہ۔ پس اگر ایک فرقہ کی تجویز القاب کو مخالف فرقہ کے حق مین صواب اور قابل خطاب
تصور کیا جاوے تو دنیا مین تمام فرقے و مذاہب بری ہی القاب کے مستحق ٹھہرینگے شائستگی
و تہذیب جہان سے اوٹھ جاویگی اسی لئے اڈیٹر صاحب کی یہہ سینہ زوری قابل لحاظ ہے
البتہ ایک وکیل مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے فرقہ اہلحدیث کے وہابی ہونے
پر بمقابلہ مولوی ابوسعید صاحب فاضل لاہوری اخبار مشیر قیصر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۴ء مین
زیب قلم فرمائی ہے وہ یہہ ہے کہ مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم نے اپنے
کتاب مین محمد بن عبد الوہاب کی تعریف کی ہے اس لئے ضرور تمام اہل حدیث وہابی کہلاینگے
اسمین مولوی صاحب نے دو دعوے کئے ہین ایک یہہ کہ جو مولوی کسی مولوی کی تعریف کرتا ہے
وہ تعریف کرنے کی وجہ سے اسی کا مقلد ہو جاتا ہے دوم اوس تعریف کرنیوالے مولوی کے
تعریف کرنیوالے اوسکی دوست تمام ہم مذہب بھی اوسی کے مقلد بن جاتے مین۔ ہمنے

کچھ بات ہوگئی مولوی وکیل احمد صاحب کے آجتک کسی سے نہین سنی اور نہ کسی کتاب
مین دیکھی۔ جو لوگ مولوی کہلاتے ہین اونکے شان سے ایسی باتین بہت بعید ہین
اوڈیٹر صاحب لکہنے تو کچھ دور نہ تھا پھر ہم نے بہت غور کیا اور ہرچند چاہا کہ مولوی صاحب
کی دلیل کو اینچ کہینچکر اونکے دعوے کے قرین کردین اور اس دلیل سے اہل حدیث کو لقب
وہابی کا مستحق بنادین مگر ہمارے ایمان اور انصاف نے ہمسے یہہ ہی کہلایا کہ ایمان ہے
تو جہان ہے ہرگز دایرہ انصاف کے باہر قدم مت رکھو اور صاف لکھدو کہ تمام علماء کا
یہی کام ہے کہ اگلے علماء کی علم وفضل وزہد وتقوے کی اوصاف اپنی تصانیف مین لکہا کرتے
ہین حنفی شافعی کی اور شافعی حنفی کی لکھتے ہین مگر کوئی اپنے ممدوح کا مقلد نہین ہوجاتا
اور نہ اوسکی خطاء وچوک کا قایل ٹھہرایا جاتا ہے۔ اسی محمد بن عبد الوہاب کی تعریف مین
امام محمد شارح جامع صغیر نے ایک قصیدہ لکھا ہے جسکا مطلع یہہ ہے چنانچہ صواعق الٰہیہ
کے صفحہ ۹ مین لکھا ہے۔ سلام علی نجد ومن حل فی نجد ٭ وان کان تسلیمی علی البعد لا یجدی
ابو محمد بن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ (جو مقلدون کے حق مین فرماتے ہین۔ واھرب
عن التقلید فہو ضلالۃ ٭ ان المقلد فی سبیل الہالک۔ یعنے بھاگ تقلید سے کہ وہ گمراہی ہے
مقلد ہلاکی مین ہے اور اجماع وقیاس کو دلیل شرعی نہین مانتے ہین) کی شیخ عبد الحق
دہلوی باوجود حنفی مقلد ہونیکی تحصیل التعرف مین صفوۃ المحدثین وغیرہ الفاظ سے تعریف
کرتے ہین اور شافعیون نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وسلطان العلماء عز الدین بن
عبد السلام نے ابو محمد بن حزم کی تعریف لکھی۔ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف
بدر الدین عینی حنفی نے اپنی تاریخ مین کی ہے اور ملا علی قاری حنفی نے ابن تیمیہ
و ابن قیم کی تعریفین اپنے رسالہ الغذیہ مین کہین پس اگر مولوی صاحب کا دعوے صحیح
مانا جاوے اور مداح ممدوح کا مقلد ہوجایا کرے تو امام محمد کو وہابی اور شیخ عبد الحق حنفی ظاہری
(جس سے تمام حنفی شیخ عبد الحق صاحب کی ظاہری ہونیسے ظاہری ہوگئی) اور امام غزالی

وعبد السلام کو ظاہری (جس سے تمام شافعے ظاہری ہو گئے) اور عینی حنفی وملا علی قاری حنفی کو ابن تیمیہ کا مقلد لکھنا لازم آوے گا جس سے تمام حنفیوں کے حنفیت بھی نہیں رہ سکتے ہے۔ اور ہر شخص کو اختیار ہو جاوے گا کہ جسکو چاہے جسکا مقلد بنا دیا اور اگر کسی نے اعتراض کیا تو مولوی وکیل احمد صاحب کا کلیہ اسی اخبار مشیر قیصر میں سے نکالکر بتلا دیا اسلئے مولوی وکیل احمد صاحب کا یہہ کلیہ (کہ مداح اپنے ممدوح کا مقلد ہو جاتا ہے بلکہ مداح کے ہم مذہب بھی اونکی سنگی کہلا نیگے) صحیح نہیں ہے۔

مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم تو حنفی تھے وہ وہابی کیونکر ہو سکتے ہیں اونہوں نے کہیں پر اپنے تئیں وہابی نہیں لکہا محمد بن عبد الوہاب میں جو واقعی اوصاف تھے اونکو مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم یا اور کوئی ایماندار منصف کب چھپا سکتا ہے کسی کے اوصاف چھپانا ہٹ دہرموں کا کام ہے اسیطرح محمد بن عبد الوہاب کے خطاء اجتہادے (جو تمام علماء مجتہدین سے ہوا کرتی ہیں) کی نہ مولوی بشیر الدین مرحوم قایل ہیں اور نہ کوی دوسرا اہل حق قایل ہے۔ چنانچہ نواب سید **مولوی صدیق حسین خان** صاحب والی ریاست بہوپال ومولوی محمد حسین صاحب فاضل لاہوری نے محمد بن عبد الوہاب کی اس قسم کی خطاء غلطے سے اپنے مختلف تحریرات میں بیدارسے ظاہر فرمائے ہے۔ جیسا کہ امام ابو حنیفہ رح ودیگر مجتہدین کے خطاء اجتہادی سے بہہ محققین اپنی تحریر وقتاً فوقتاً ظاہر فرمایا کرتے ہیں۔

اہل حدیث جبکہ ایمہ اربعہ سے کسی خاص امام کی تقلید کو اپنے اوپر واجب نہیں جانتی ہیں اور حدیث کے برخلاف ہر ایک کے قول کو رد کر دیتے ہیں وہ محمد بن عبد الوہاب کے مقلد کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں ان لوگوں کو اہل حدیث ہی لکہا جاوے اور اگر کوئی انکا اعتقاد حدیث کے خلاف پایا جاوے تو آیتہ حدیث ہی سے انپر الزام قایم کیا جاوے مولوی ابو سعید صاحب فاضل لاہوری کا مطلق انکار لقب وہابی سے اوسوقت تک

قابل تسلیم ہے جبتک کہ اڈیٹر صاحب یا اونکے حامی مولوی وکیل احمد صاحب اپنے دعوے کو بدلایل نہ ثابت کرین فاضل ممدوح کو اب دوسرے دلیل لانیکی کوئی ضرورت نہین ہے لیکن ہم پھر بہی دیکھتے ہین کہ فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ - جلد ۴ بابت ماہ اگست ۱۸۸۱ء سے اپنے مضمون (ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین) مین اس اپنے دعوے پر بہت سی دلایل لکہے ہین یہہ مضمون بڑا طویل پر زور لکہا گیا ہے جو جلد ۴ کے اخیر مین ختم ہوا ہے - اور نواب صاحب بہوپال نے ترجمان وہابیہ و دیگر اپنے تصانیف مین ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین - اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر یا مولوی صاحب کو ان حضرات کے دلایل سے تعرض کرنا اور بخوبی اونکے جوابات دینا چاہئے تہا مگر ابتک اونکی جواب دہی سے یہہ حضرات قاصر ہین -

اہل حدیث اور مقلدین حنفیہ کی نسبت ایک متوسط العقیدہ سنت جماعت کو کیا اعتقاد رکہنا چاہئے

اعتقاد سنت جماعت متوسط العقیدہ (جو افراط و تفریط سے بری ہے) بحق ہر دو فریق اہل سنت یہی رکہنا چاہئے جو اعتقاد فریقین کے علمار منصفین کا ہے جنکو بلا تعصب نہایت ایمانداری اور راستبازی سے روبرو کمشنر صاحب دہلی کی فریقین کے علمار نے بطور معاہدہ اپنا عقیدہ تحریر فرمایا اور اپنے اپنے مہرین ثبت کین جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ دونون فریق سنت جماعت ہین ایکدوسرے کے مسجد مین ایکدوسرے کے پیچہے نماز جائز ہے اور فروعات مین ایسا اختلاف ہے جیسا کہ آیمہ اربعہ مین تہا نقل معاہدہ اخبار مشیر قیصر اور اشاعۃ السنۃ مین طبع ہو چکی ہے - پس تمام سنت جماعت کو چاہئے کہ اپنا عقیدہ اپنے علمار کے عقیدہ سے ملاوین اور خدا سے ڈرکر غصہ اور تعصب کی وجہ سے اپنے اپنے علمار سے نہ پہر جاوین ورنہ خدا کے روبرو کچہہ جواب نہ بن پڑے گا - ایکدوسرے کو بجز سنت جماعت کے یا جسنے جو اپنے واسطے تجویز کیا ہو (جیسے مقلد حنفی اہل حدیث محمدی وغیرہ) دوسرے بری القاب اپنے طرف سے تراش کر نہ رکہین اور اللہ تعالے کی اس آیۃ کو پڑہ کر باز آوین یہہ

سورہ حجرات مین ہے ولا تنابزوا بالالقاب یعنی اور نام نہ ڈالو چڑ انکے ایک دوسرے کے (موضح القرآن) مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم فائدہ مین لکہتے ہین جہان کسی پر برا نام ڈالا پہلے تو اپنا نام پڑ گیا فاسق اگے تھا مومن اوسپر عیب لگا یا نہ لگا۔

متعصبین ہر دو فریق کا عجیب چال ہے

دونو فریق کے متعصبین ایک دوسرے فریق کے نام اپنے ذہن سے ایسے تراش کر خطاب کرتے ہین کہ جنسے اونکو دکھ اور رنج پہونچے مثلاً مقلدین متعصبین اہل حدیث کو وہابی لامذہب غیر مقلد وغیرہ اور یہہ مقلدین کو مشرک بدعتی لبابی ابائی وغیرہ کہتے ہین اور لکہتے ہین مسلمانون خصوصاً مصلحان قوم ترقی خواہان اسلام کو ایسے چال چلنی سے محترز چاہیے ورنہ قوم کی تنزلی جیسے کچھ کہ ہے اس سے بہی زیادہ ظہور مین آویگی۔ مولوی وکیل احمد صاحب وایڈیٹر صاحب شیر قیصر کو متعصبین کے طرف ہرگز خیال نکرنا چاہیے اپنی تہذیب وشائستگی کو سنبہالنا چاہیئے۔ یہہ بُرے القاب کا لکہنا جہلا اور متعصبین ہی کو زیبا ہے خدانخواستہ متعصبین فریق ثانی نے بہی آپکا ہی سا طریقہ اختیار کیا تو وہی بُرے القاب آپکو بہی لکہینگی جس سے آپکو دو بار رنج رہیگا اور اوسمین بہی خلل پڑیگا۔ اگرچہ مولوی ابوسعید صاحب لاہوری کی تہذیب وتحمل سے ہمکو کامل یقین ہے کہ وہ ایسے کبہی انتقام نہ لینگے مگر آپکو اسکا خیال چاہیئے۔

امر دوم متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر کا یہہ دعوی ہے کہ فاضل صاحب لاہوری نے مولوی وکیل احمد صاحب سے تقریری مناظرہ کرنے مین گریز وانکار کیا چنانچہ اپنے اخبار نمبر ۲ مطبوعہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء مین فرماتے ہین۔
مولوی وکیل احمد صاحب نے لکہا کہ حضرت پورا حق شاگردی ادا کرنا تو یہہ تہا

کہ آپ (فاضل صاحب لاہوری) بمبئی مین آکر ہل من مبارز پکارتے اور اب بھی تشریف لائے ہمین میدان ہمین گوے اسپر آپ (فاضل صاحب لاہوری) فرماتے ہین کہ ہمسے تقریری مناظرہ نہین ہوسکتا یہہ تو صورت مجادلہ کی ہے ،،

ادہر فاضل ممدوح کا یہہ خیال ہے کہ ہمنے مولوی وکیل احمد صاحب کو شکست فاش دیکر ساکت کردیا چنانچہ اسی نمبر کے اخبار مشیر قیصر اور نمبر ۹ جلد ۱۶ اشاعۃ السنۃ مین یہہ جواب فاضل ممدوح کا چہپا ہے جس سے یہہ مفہوم ہوا - اب ہم مختصر کیفیت اس مناظرہ کی لکہتے ہین تاکہ ہر شخص اپنی رائے دے سکے بعدہ ہم اپنی رائے ظاہر کرینگے انشاء اللہ تعالے -

مختصر کیفیت مناظرہ

مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بقصد زیارت بیت اللہ شریف وارد بمبئی ہوئے تو وہان بعض علماء نے ایک تحریر (جسمین مولانا ممدوح کو ایسے گندے مسائل کا قائل ٹھرایا تھا جنکا اسلام مین کوئی بھی قائل نہوگا) مولانا ممدوح کے روبرو پیش کی اور خواستگار مناظرہ ہوئے مولانا ممدوح نے جواب دیا کہ ہمارے ایسے عقائد نہین ہین بلکہ ایسے گندے عقائد والون کو ہم برا جانتے ہین ،، یہہ کیفیت خود اس اشتہار سے واضح ہے جو علمائے بمبئی نے اخبار دہنین طبع کرایا اور ۲۵ ستمبر سنہ ۸۳ء کے مشیر قیصر مین بہی چہپا ہے اسپر **فاضل ممدوح** نے ایک مضمون بعنوان **ترقی معکوس** لکہکر اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۸۳ء اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۶ مین مشتہر کرایا - یہہ مضمون نہایت پر اثر با نصیحت ہے جسمین کسی منصف کو جائے انکار نہین ہے - کسی ملت و مذہب کے مخالف نہین ہے اسمین مسلمانون کو اپنے اتفاق کی نصیحت کی گئی ہے

کہ سب ملکر اسلام کو ترقی دین مسلمانون کی تعداد بڑہا ئین ایکدوسر یکو ذرہ ذرہ سی بات مین اسلام سے خارج نکرین اسکی جسقدر تعریف و قدر کیجاوے بجا ہے - چنانچہ اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اس مضمون کو تسلیم کیا اور نہایت قدر دانی سے اسکو اپنے اخبار مین طبع کر کے علماے بمبی پر سخت ریمارک دے کی اونکو سفاہت کا مرتکب ٹہرایا اور علماء بمبی کی تحریر کو الفاظ ذیل سے یاد کیا لغو خرافات خلاف تہذیب بے دلیل وغیرہ -

مگر مولوی وکیل احمد صاحب نے ۸ دسمبر ۱۸۸۳ء کے مشیر قیصر مین بجاے اس مضمون کے تائید اور قدر کرنیکے اولٹا فاضل ممدوح اور اکابر علماء (مولانا اسمعیل شہید مرحوم وغیرہ) کو ترقی معکوس کا مرتکب بنایا اور علماے بمبی کی حمایت مین اہل حدیث کو قایل مسائل حنفیہ کا ٹہرایا اور فاضل ممدوح کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "شاگردی کا حق تب ادا ہوتا جبکہ مولوی صاحب (فاضل صاحب لاہوری) بمبی تشریف لیجاتے اور بل مین مبارز فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لاوین" اسپر فاضل ممدوح نے مشیر قیصر مطبوعہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۹ مین یہہ جواب تحریر فرمایا کہ "آپ خود میدان مناظرہ مین صف آرا ہوجاوین اخبار مشیر قیصر کے ذریعہ سے بحث کر لین ہم مین میدان ہمین گو مگر شور و شغب سے بچنے کے لئے ایک ایک مسئلہ کو طے کر لین اور پہلے سوال ہفتم علماء بمبی کہ کُتّے کا گوہ اور موت پاک ہے کسی چہوٹے بڑے ملنے پر انی معتبر یا معتبر (دیکہیں ہم آپکو کیسی سعت دیتے ہین) کتاب اہل حدیث سے تہ حوالہ دین اس سوال کو طے کرنیکے پہلے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرینگے تو ہم اسکو بیجا الجہاد سمجہکر اسکا جواب نہ دینگے -

مولوی وکیل احمد صاحب نے فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علماء بمبی کے ثبوت مین ابتک قلم نہ اوٹہایا بالکل سکوت فرمایا اگرچہ انہون نے اس معاملہ

مین تحریرات طول وطویل کین مگر جسکا ثبوت اونکے ذمہ ہے اوس سے ہنوز عاجز و قاصر ہین - پس صورت مناظرہ کی یہہ ہے کہ سوالات علما، بمبئی معرض بحث ہین جنکا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب کے ذمہ ہے اگر ثبوت پہونچا یا تو فاضل ممدوح کے شکست ہے ورنہ بالعکس تصور کرنا چاہئے -

اِس کیفیت مناظرہ سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوئے

(۱) بشہادت اڈیٹر صاحب مشیر قیصر علما ر بمبئی کا بلا وجہ ناحق پر خلاف تہذیب مناظرہ کو مستعد ہو جانا -

(۲) مولوی وکیل احمد صاحب کا مضمون **ترقی معکوس** کی مخالفت کرنے سے اصلاح بین المسلمین کا مخالف ہونا اور تنازعہ و فساد و نفاق کا حامی ہونا -

(۳) فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علما ر بمبئی کا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب سے نہو سکا جس سے بڑی فاش شکست مولوی وکیل احمد صاحب و علمائے بمبئی کی ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کے تمام انصار و معاونین بہی دریائے حیرت مین غرق ہوئے اور ہمیشہ تک اِس کی جوابدہی کے فکر مین رہینگے -

(۴) اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا دعوی کہ فاضل ممدوح نے مناظرہ سے گریز کی مولوی وکیل احمد صاحب کی شکست پانے سے اولٹا ثابت ہوا -

(۵) مولوی وکیل احمد صاحب کی دیگر تحریرات اِس معاملہ مین بہ سبب نہ ثبوت کرنے سوال ہفتم علمائے بمبئی کے محض فضول ٹھہرین -

مولوی وکیل احمد صاحب کو دوسری شکست ملنا

جب مولوی وکیل احمد صاحب سوال ہفتم علمائے بمبئی لگتے گئے گو وہ موٹا کی پاکی

کی نشان دہی سے حسب مطالبہ فاضل ممدوح عاجز و ساکت ہوئے تو اب اس دعوی ہی سے دست بردار ہوئے اور یہہ بات بنائی چنانچہ مشیر قیصر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۴ء سے ہم اوسکا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین ”ہمپر اور علمائے بمبئی پر ان سوالات مشعرہ علماء بمبئی کی نشان دہی لازم نہین کیونکہ علماء بمبئی نے بعض معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ان مسائل خبثیہ کا قائل دیکھکر مولانا ممدوح سے شبہ رفع کرنے کو دریافت کیا جب مولانا ممدوح نے ان عقاید سے انکار کیا تو ہم اونکو بری سمجھتے ہین ہم اسبات کے مدعی نہین ہین کہ اہل حدیث مسائل خبثیہ کے قایل ہین پہر ہم پر نشان دہی ان مسایل کی کب لازم ہے“ اس بیان مولوی وکیل احمد صاحب سے ظاہر ہے کہ یہہ صورت سوال کی تہی نہ کوئی مناظرہ تہا نہ یہان کسی کی فتح و شکست مد نظر تھی ۔ مگر ہم کہتے ہین کہ یہہ بیان مولوی صاحب موصوف کا اوسوقت صحیح سمجہا جاتا جبکہ مولوی صاحب موصوف قبل مطالبہ فاضل ممدوح خود اسکو مناظرہ نہ جانتے اور فاضل ممدوح کو یہہ کہکر ”حق شاگردی الخ“ میدان مناظرہ مین نہ بلاتے اور علماء بمبئی اخبارون مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا ساکت ہوجانا اور ہار جانا وغیرہ نہ مشتہر کراتے اور جبکہ بشیتر مطالبہ فاضل ممدوح کے خود مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا ممدوح کو ساکت تصور کر کے مولانا ممدوح کی طرف سے فاضل لاہوری سے میدان مناظرہ مین آنے کی درخواست کی تو اب یہہ بات بنانا اور اپنے سابق قول سے پہر جانا مولوی وکیل احمد صاحب کو مناسب نہین ہے ۔

اور پیشتر اسکے مولوی وکیل احمد صاحب نے اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین علماء بمبئی کی طرف سے (ان مسائل کے پتہ نہ بتلانے مین) یہہ عذر فرمایا تہا اگر مولانا محمد نذیر حسین صاحب مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو علماء بمبئی پتہ و

نشان بتلا دیتے پہلے سے بتلا دینا خلاف تہذیب تھا" تعجب ہے کہ مولوی صاحب اپنی پہلی بات کو بہت جلد بھول جاتے ہین یا حسب موقع و مصلحت وقت جسکا لکھنا مناسب سمجھتے ہین لکھدیتے ہین **خیراب** اگر اہل حدیث کے دامن کو مسایل خبیثہ مستفسرۂ علماء بمبئی سے بے لوث خیال فرمانے لگے تو یہہ **مولوی صاحب موصوف کی دوسری شکست ہے** کیونکہ اسی مقصد کے واسطے فاضل ممدوح نے اپنی تحریرات مین زور مارا ہے کہ اہل حدیث ان مسایل خبیثہ سے پاک ہین وہ خود آپنے تسلیم کرلیا اور معترف ہوئے اب کچھ جھگڑا و تنازعہ باقی نہین رہا - ہم اس مولوی صاحب کے اعتراف کو غنیمت اور قابل تحسین و آفرین خیال کرتے ہین بلکہ ہم یہہ بھی آرزو رکھتے ہین کہ مولوی صاحب اپنے دیگر ہم مذہبون کو بھی سمجھا دین اور اس سچی بات کا معتقد بنا دین خصوصاً علماء بمبئی کو جنہون نے بزعم خود مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ساکت کردیا و نیز اُن مجہول الاسم عالم و محدث کو جنہون نے مشیر قیصر مطبوعہ ۲۰ نومبر ۸۳ء مین بزعم خود ان مسایل کو اہل حدیث کی کتابون مین نکالدیا اور اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو جنہون نے نہایت اعتقاد سے مجہول الاسم صاحب کی تحریر کو طبع فرمایا اور اُنکو عالم اور بہت بڑے محدث کا خطاب دیا -

مولوی وکیل احمد صاحب نے اہل حدیث کو مسایل خبیثہ سے بری فرمایا یہہ بہت صحیح ہے علماء بمبئی نے اہل حدیث کو ان مسائل کا قایل نہ دیکھا ہوگا کیونکہ معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے اہل حدیث ہین احادیث مین ان مسایل کا پتہ نہین ہے شاید کسی خاص مذہب کے مقلدون کو دیکھا ہوگا اور مصلحتاً ایسا شبہ اہل حدیث کی طرف سے پڑ گیا ہو -

اوس فقرہ فاضل صاحب لاہوری کا ذکر جس سے اڈیٹر صاحب

٭ پیچ ہے در دو گو را حافظہ نباشد ۱۲ محشی

مشیر قیصر نے اونکا مناظرہ سے گریز کرنا استنباط کیا ہے

وہ فقرہ یہہ ہے جو ۸ جنوری ۱۸۹۳ء کے اخبار مشیر قیصر مین موجود ہے - "مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات (جنمین مناظرہ علمار بمبی بہی داخل ہے) کو مجادلات سمجہتا ہون اور انمین صرف اپنے یا اپنے شیخ سند الوقت کی شمولیت کو بلکہ بہی اخوان مسلمین معرضین عن اللغو کے اقدام و شمول کو خبث عظیم خیال کرتا ہون اسکی دلیل و تفصیل آپ دریافت کرنا چاہین تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۴ کو ملاحظہ فرمادین" یہہ بیان فاضل ممدوح کا ایسا بدیہا اور ظاہر ہے کہ اس مین کسی کو کلام نہین ہے جسنے اپنی تمام عمر مین اس زمانہ کی ایک بہی تقریری مناظرہ کو دیکہا ہوگا وہ ضرور اسکی تصدیق کریگا اس تقریری مناظرہ کی برائی پر عدالتین پولیس ہر مذہب کے پنچ دوست دشمن سب شاہد ہین - کمتر کوئی ایسا مناظرہ ہوتا ہوگا جس مین مار پیٹ گالی گلوچ لعن طعن بزرگون کی توہین نہوئی ہوگی - ایسے مفسدانہ مناظرونکو فاضل ممدوح کیا کوئی بہی مہذب پسند منکر ہوگا ہمنے ایسے تقریری مناظرہ کا جواز کہین نہین دیکہا ایک بہی عالم نے اسکو جائز نہین رکہا - امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین مناظرون کی بہت کچہ برائی بیان فرمائی ہے پس فتنہ و شر کے مناظرہ کو برا کہنے سے مطلق تقریری مناظرہ کی ممانعت نہ سمجہنا چاہئے جیسا کہ ایک مجہول الاسم دہلوی نے اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۹۴ء مین فاضل ممدوح کو مطلق تقریری مناظرہ کا منکر ٹہرا کر بدعتی لکہا اور مطلق تقریری مناظرہ کا ثبوت پیش کیا مگر شر و فساد کے مناظرہ کو ثابت نہین کیا اور تحریری مناظرہ کا عدم جواز بہی کہین سے نہ نکالا تاکہ اپنے دعوے مین ٹہیک اترتے اور اڈیٹر صاحب نے اس خلاف تہذیب مضمون کو نہایت خوش ہوکر اپنے مہذب اخبار مین طبع فرمایا - مگر تعجب

ہے کہ ان حضرات سے کسی نے یہہ بہی فاضل ممدوح کے فقرہ کو بخوبی نہ دیکہا کہ اس مین تو اس زمانہ کے اکثر اون مناظرون کو برا کہا ہے جو فساد سے خالی نہین ہین - مگر کمتر جو فساد سے خالی ہون اون کو کہان برا کہا - اور یہہ بہی خیال نفرمایا کہ فاضل ممدوح نے خود بارہا تقریری مناظرہ کیا ضمیمہ اخبار سفیر ہند مین آپکے مناظرے مولوی حبیب اللہ صاحب کے ساتھ چہپے ہوئی انہنے دیکہے ہے اور نہ فاضل ممدوح کی اون شروط پر غور فرمایا جنکی پابندی سے باب فتنہ و فساد کا بند ہوتا ہے ان شروط کا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۴ مین بہی ہے جسکا حوالہ اسی مضمون مین دیا گیا - اور ان بدعتی کے لقب دینے والے اور اسپر راضی ہونے والون نے یہہ بہی نہین خیال کیا کہ ہم فاضل ممدوح کو فسادی مناظرون کے برا کہنے پر اگر بدعتی کہینگے تو تمام علماء اسلام خصوصاً امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا بہی بدعتی ہونا لازم آویگا ہم کیسے حنفی ہین جو اگلے پچہلے علماء کو غصہ و نافہمی سے لعن وطعن کرتے ہین خدا رحم کرے - ہم ان حضرات سے برادرانہ التماس کرتے ہین کہ ایسا اندہیر نہ مچاوین ایسے مقام پر تو کبہی کبہی تہذیب و انصاف سے کام لیا کرین ❊

اڈیٹر صاحب مشیر قیصر اور مولوی وکیل احمد صاحب نے تو اور بہی

غضب کیا کہ اس زمانہ کے مفسدانہ تقریری مناظرون کو مجادلہ کہنے سے فاضل ممدوح کو مناظرہ سے گریز کیا ہوا خیال کر لیا -

سبحان اللہ جب مدعیان تہذیب کا یہہ انصاف و فہم و استدلال ہے تو دوسرے لوگون (جیسے علماء بمبئی جنکے خلاف تہذیب ہونے کا خود اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو اقرار ہے) کا کیا حال ہے ❊

علماء بمبئی کا خلاف تہذیبی کے سبب سے (جنکے خود اڈیٹر صاحب

معترف ہین) اور اونکے اشتہار کے بے تہذیبی کی وجہ سے مناظرہ کے قابل نہونا بخوبی ثابت ہو چکا ہے -

مولوی وکیل احمد صاحب کا خلاف داب مناظرہ کے سبب سے لایق مناظرہ نہونا

ہمکو تحریرات مولوی وکیل احمد صاحب کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف تقریری مناظرہ کو کبہی نیک نیتی سے تہذیب سو انصاف سے انجام نہین پہونچا سکتے ہین جن افعال خلاف داب مناظرہ کے ارتکاب سے علماء بمبئی کا قابل مناظرہ نہونا ثابت ہوا اوس سے زیادہ مولوی صاحب موصوف کی تحریر مین پایا جاتا ہے جس سے بدرجہ اولی انکا قابل مناظرہ نہونا سمجہا جاتا ہے ہم اونکا بیان مختصر اگرتے ہین ناظرین توجہ فرماوین -

مولوی وکیل احمد صاحب کا مخاطبین واکابر علما کی نسبت خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرنا

(۱) مولوی وکیل احمد صاحب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری اور اونکے ہم مذہبون کو باوجود اونکے منع کرنیکے بار بار وہابی و لامذہب وغیرہ کلمات لکھتے ہین اور اسی پر اصرار فرماتے ہین -

(۲) مولوی اسمعیل شہید مرحوم (جنکے بجز چند قبر کے مجاورون کے تمام ہندوستان کے سنت جماعت معتقد ہین) اور دیگر علماء اہل حدیث پر نہایت بے ادبی اور خلاف تہذیبی سے منہ آتے ہین جس سے اونکے لاکہون معتقدین کی دلشکنی ہوتی ہے -

مولوی وکیل احمد صاحب کی غلط بیانی

(۳) مولوی بشیر الدین مرحوم کو نواب صاحب بہوپال کا استاد لکہتے ہین چنانچہ یکم اپریل ۹۴ء

کے اخبار شیر قیصر مین لکہا ہے حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے مولوی صاحب کو اسکا ثبوت دینا بہت ضرور ہے ۔

(۴) مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کو فاضل ممدوح کے گروہ کا نامی عالم فرماتے ہین ۔ حالانکہ خود بھی اطمینان القلوب سے اونکی عبارت (جنپور مین گروہ اہل حدیث کے ہے) شیر قیصر مین منقول کرتے ہین ۔ جس سے پڑہنے والے خود جان سکتے ہین کہ مولوی کرامت علی صاحب اس گروہ کے سخت دشمن ہین ۔ علاوہ ازین ہمنے ثقات سے سنا ہے کہ انکو حدیث اور عاملان حدیث سے اسقدر دشمنی تھی کہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والون کو مسجد سے نکلوا دیتے تہے ۔

مولوی وکیل احمد صاحب کے انوکھے اعتراضات

(۵) مولوی اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایضاح الحق مین اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین خلاف سنت عبادت کو بشہادت احادیث صحیحہ بدعت فرمایا ہے ۔ اور یہہ ایسا اتفاقی مسئلہ ہے کہ کسی نے اسکا خلاف نہین کیا خلاف سنت عبادت کو کسی مجتہد محقق نے جائز نہین فرمایا اور حدیث بخاری و مسلم مین آیا ہے کہ تین شخصون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا حال پوچھکر ایک نے اپنے اوپر ہمیشہ رات بہر کی نماز دوسرے نے ہمیشہ کا روزہ تیسرے نے نکاح کا نکرنا لازم کر لیا ۔ آپنے یہہ سنکر اون پر غصہ ظاہر فرمایا اور قسم کہا کر کہا فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ پس جبکہ رسول خدا صلعم نے نماز روزہ (جو عمدہ ترین عبادات بحکم اللہ تعالیٰ فرض ہین) کو بطریق سنت نہ ادا کرنے پر ناراضی ظاہر فرمائی اور ترکیبن کو اپنے

گروہ سے خارج فرمایا - تو والے برحال اونکے جو اپنے دلسی یا پیرون نقیرون کی ارشاد سے تراتتے اوراونکا اہتمام فرض سے بھی زیادہ کرتے ہین اور امید ثواب کی رکھتے ہین خدا اُن پر رحم کرے مگر افسوس ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے اس اتفاقی مسئلہ پر بھی اعتراض جڑ دیا اور ان بزرگوارون کو جیسا چاہا کہہ ڈالا اور یہہ خیال فرمایا کہ یہہ ہماری سخت کلامی اور درشت زبانی تمام علمار اسلام بلکہ خود پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام تک پہونچتی ہے - طرفہ یہہ کہ اون بزرگوارون کے دلائل سے کچھ تعرض نہین فرماتے آنکھ بند کرکے اعتراضات کرتے چلے جاتے ہین -

(۶) مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے اپنی ایضاح الحق مین قرآن وحدیث سے بدعت کا بیان ایسا مشرح ومفصل کیا ہے کہ علمار محققین یہی فرماتے ہین کہ بدعت کے بیان مین ایسی عمدہ کتاب اسلام مین آجتک نہین ہوئی - اسکا مصنف علاوہ مجتہد ہونے کے ہر علم مین کمال رکہتا تھا -

مولوی وکیل احمد صاحب نے اس متبرک کتاب پر بھی اعتراض کیا اور فرمایا جسکا خلاصہ یہہ ہے "شہید مرحوم نے جن باتون کو بدعت لکہا اون کی مرتکبین کو بدعتی کیون نہ لکہا یہہ عجب بات ہے کہ ایک شخص بدعت کرے مگر بدعتی نہ کہلایا جاوے" مولوی وکیل احمد صاحب کے اسمین دو دعوی ہین **اوّل** جن باتون کو مولوی اسمعیل مرحوم نے بدعت قرار دیا ہے وہ ایسی نہین ہین **دوم** کسی قسم اور کیسی ہی بدعت ہو اوسکا مرتکب ویسا ہی بدعتی کہلائے گا جن بدعتی کی مذمت مین احادیث وارد ہوئی ہین -

دعوی اوّل کی نسبت تو یہی عرض ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا شہید مرحوم کے دلائل کا کچھ جواب نہین دیا جس سے تسلیم کرلینا پایا

جاتا ہے - اور نہ (اون بدعتون کو سنت مستحب ثابت کیا اور نہ اونکا قائل کسی مجتہد یا محقق کو بتلایا اسلیے قابل التفات نہین ہے -

دوسرے دعوی کے جواب مین ہم مولوی صاحب موصوف کو بتلائے دیتے ہین کہ علمائے مذہب حنفیہ نے مصافحہ بعد نماز عصر کو بدعت کہا ہے - اگر مولوی صاحب کے دونون دعوے صحیح مانے جاوین تو علماء حنفیہ اون اعتراضات و سنت کلامیون کے مستحق ٹھہرتے ہین جو مولوی وکیل احمد صاحب سے مولانا شہید مرحوم کی شان مین سرزد ہوئے ہین - اور اس مصافحہ کے مرتکب بقول مولوی صاحب موصوف سب پکے بدعتی قرار پائے - اسی طرح امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ نے قنوت کو نماز فجر مین پڑھنا بدعت فرمایا ہے - پس بقول مولوی صاحب موصوف وہی اعتراضات امام محمد رح پر بھی وارد ہوئے - اور اکثر مجتہدین مثل شافعی رح اور بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خود پیغمبر خدا صلعم (نعوذ باللہ منہ نقل کفر کفر نباشد) بدعتی ٹھہرتے ہین کیونکہ یہ تمام نماز فجر مین قنوت کو پڑھا کرتے تھے - سب سے بڑھکر ملا علی قاری حنفی (جنہون نے مرقات شرح مشکوٰۃ مین فرمایا ہے کہ جو فعل حضرت نے کیا ہے اوسکا کرنا سنت ہے اسی طرح جو فعل آپ نے نہین کیا اوسکا ترک سنت ہے اور کرنا خلاف سنت اور جو خلاف سنت ہے وہی بدعت ہے) مولوی وکیل احمد صاحب کے اعتراضات کے محل ہین اور تمام افعال (جو غیر سنت ہین جیسے مولود و سوم دہم چہلم عرس وغیرہ) کے مرتکبین حقیقی بدعتی ہوئے - ان افعال سے حنفیہ مین سے شاید کوئی بچا ہو لیکن مولوی صاحب موصوف تو بچ نہین سکتے کیونکہ عمل مولود کے مجوزین مین سے ہین پس ثابت ہوا کہ جن باتونکو مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے بدعت کہا حقیقت مین وہ بدعت ہین

اور دوسرے علماء نے بھی اونکو بدعت کہا ہے - اور جیسا کہ مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے اوسکے مرتکبین کو بدعتی نہین کہا ایسا ہی تمام محققین علماء نے اونکو بدعتی نہین کہا - پس مولوی وکیل احمد صاحب کا اعتراض ایسا ہے جیسا کہ اکثر عوام (جو مذاق علماء سے اجنبی یا فیض صحبت علماء سے محروم ہین) کے دلون مین خدشہ پڑجاتا ہے -

ہم اس مسئلہ کی پوری تفصیل اس مقام پر اجنبی تصور کرکے ترک کرتے ہین مگر ناظرین شائقین کو مضمون کفر و کافر مصنفہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری کیطرف متوجہ کرتے ہین جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ و ۱۰ جلد ۴ مین طبع ہوا ہے جسکا خلاصہ کرکے ہمنے بھی اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۸۲ء مین چھپوایا ہے جسمین ثابت کیا گیا ہے کہ شارع نے بعض کفر کے مرتکبین کو کافر نہین فرمایا - اگر مولوی وکیل احمد صاحب اس مضمون کی طرف نہ رجوع کرین تو وہ حدیث من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر پر امام ابوحنیفہ رحمہ کے حکم کو دیکھین اور غور کرکے اپنے اعتراض کا جواب سمجھ لین کہ باوجود اس حدیث مین بے نماز کو کافر کہنے کے امام صاحب نے اسکو کافر نہین کہا - مولوی وکیل احمد صاحب اگر اس مقام کو سوچین تو پھر ایسے فضول اعتراضات نکرین - جن اعتراضات سے خود امام ابوحنیفہ رحمہ پر علاوہ اعتراضات کے سخت زبانی و طعن وغیرہ رجوع کرتے ہین -

اس ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ مولوی وکیل احمد صاحب تحریری مناظرہ مین جب یہہ شور و فساد بزرگون کی توہین علماء پر طعن و تشنیع خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرتے ہین تو ان سے تقریری مناظرہ کب جائز ہے - اگر مولوی وکیل احمد صاحب کو تقریری مناظرہ

کسی مسئلہ مین کرنا منظور ہو تو شروط بالع فساد (جو فاضل ممدوح نے ہمیشہ کے واسطے تجویز فرماکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۷ جلد ۴ مین شایع کی ہین) کے پابند ہو جاوین ہم وعدہ کرتے ہین بلکہ مستامن ہوتے ہین کہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ضرور مناظرہ کرینگے ۔ مگر ہم کو مولوی وکیل احمد صاحب کے منشا تحریر سے یہہ ہرگز امید نہین ہے کہ وہ اُن شروط کی پابندی کرین ۔ اگر شروط مذکورہ بالا کی پابندی نکرین تو ضرور سمجھا جاوے گا کہ مولوی وکیل احمد صاحب کو احقاق حق منظور نہین ہے صرف بزرگان دین پر لعن وطعن کرنا اور وہابی لامذہب وغیرہ مثل تکیہ کلام و دیگر خلاف تہذیب کلمات کو لکھکر انتشار وشور کرنا منظور ہے ۔

غرضکہ امر دوم متنازعہ فیہ مین حق بجانب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ہے نہ ایڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر ۔

(باقی آیندہ)

ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کہوری ضلع ساگر